السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرحوم بکراپنی ایک دختر زبید بیوہ، اورایک نواسی زیر نگرانی اورکچھ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ چھوڑمرا ہے، منقولہ جائیدادزر، زیور، نقدی وغیرہ تقریباًبیس ہزار ہوگی، جس کو مرحوم اپنی حین وحیات مہر بند کرکے خزانہ شاہی میں امانت رکھ گیا ہے جو عرصہ گذرا، اور مرحوم باپ اپنی بیوہ ززبیدہ کو اس ملک مہر شاہی کا مختاروارث قراردے گیا ہے۔ عرصہ 4-5 برس کا گذراکہ مرحوم بکر کے بڑے بھائی کے لڑکے عمر کی منگنی دختر زبیدہ بیوہ کی لڑکی ہندہ سے تین شرائط پر قرارپائی۔

پہلی شرط: یہ کہ جب میں چاہوں کی اس وقت لڑکی کا نکاح کروں گی۔ دوسری شرط: یہ کہ جواملاک میرا باپ بکرچھوڑمرا ہے وہ اس ملک کا لادعوی لکھ دیں۔ تیسری شرط: جہیز مہر وغیرہ تھی۔ غرض یہ ثلاثہ شرائط کو نوشہ اور نوشہ کا باپ وغیرہ منظور کرلئے۔ چند روز کے بعد نوشہ عمر کی جانب سے تعجیل نکاح کا تقاضا ہوتا رہا، لیکن دختر کی جانب سے تاخیر ہوتی رہی۔ اخیر ایک روز نوشہ مع چند ہمراہی قاضی وغیرہ مکان عروس پرگئے اور پیام عقد خوانی سنایا، زبیدہ ہندہ عروس کی طرف سے نفی وناراضگی کا اظہار ہوتا رہا، تب بغیر اجازت عم عروس ومادر عروس قاضی جبری نکاح پڑھ دیا، لیکن زبیدہ نے اپنی لڑکی ہندہ کو رخصت نہیں کیا، جس کو عرصہ 4-5 برس کا گذرگیا۔ اس عرصہ میں نوشہ عمرنے دوسری جگہ نکاح بھی کرلیا جس کے ایک دواولاد بھی ہے اور نوشہ عمراپنے تایا مرحوم زبیدہ کے باپ کی غیر منقولہ جائیداد پر جوزمینات ہے قابض ہے اوراپنا حق طلب کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ اگراب بھی میرے نکاح میں آجائے تومیں کوئی چیز طلب نہیں کرتا۔ چوں کہ منقولہ رقم خزانہ شاہی میں ہے اور غیر منقولہ پر خود عمر قابض ہے، اب زبیدہ بیوہ کو سخت تکالیف کا سامنا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب زبیدہ مجبوراً اپنی دختر ہندہ کا نکاح عمر مذکور سے کردینا چاہتی ہے، تواس کےلئے پہلا جبری نکاح ہی کافی ہے یاثانی نکاح کی ضرورت ہے؟ حکم شارع بیان فرماکر ماجوراللہ اور عندالناس ممنون ومشکور ہوں؟

مرحوم بکر کے ورثہ اس وقت مندرجہ ذیل ہیں، ان میں کون حق دار اور کس کس کو کتنا ملنا چاہیے؟ ازروئے شرع بیان فرمائیں اوراجرپائیں: ایک دختر زبیدہ، ایک نواسی ان بیاہی، دوسری نواسی بیاہتا ہے جس کے چاربچے ہیں تین بھائی، وبہن جملہ بارہ /4بچے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعد تقدیم ماتقدم علی الارث ورفع موانعہترکہ بکرمرحوم کا ترکہ چونسٹھ سہام پر منقسم ہوکرازآنجملہ 8 سہام بکر کی بیوہ کو، اور 32 سہام (کل ترکہ کا آدھا) اس کی لڑکی زبیدہ کو، اورچھ شہام ہر ایک بھائی کو، اورتین ،تین سہام ہر ایک بہن کو ملیں گے دونوں نواسیاں محروم ہوں گی۔

واضح ہوکہ یہ تقسیم اس وقت ہے جب یہ بھائی اور بہن حقیقی ہوں۔ صورة المسئلہ ھکذا:

بکر،

زوجہ بنت زبیدہ اخ اخ اخ اخت اخت بنت البنت بنت البنت 3 3 م م 6 6 6

نقشہ کےلیے کتاب کا مطالعہ کریں

صورت مسئولہ میں اگر زبیدہ دختر بکر بوقت نکاح بالغہ تھی، اوراس کی اجازت ورضامندی کے بغیر عمرنے اس سے نکاح کرلیا، تویہ نکاح باطل اور لغوہوا جس کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ ارشاد ہے: لاتنکح البکر حتی تستاذن (بخاری)

زبیدہ کا ولی اس کے چچا ہیں اس کی ماں کو حق ولایت نکاح نہیں، لیکن یہ ولی بغیر زبیدہ کی اجازت ورضامندی کے اس کو کسی سے بیاہ دینے کا حق نہیں رکھتے ارشاد ہے: الایم احق بنفسھا من ولیھا (2) بکر مرحوم کے ترکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میں سے اس کے تینوں بھائی حصہ شرعی مندرجہ بالا کے مطابق مستحق ہیں لیکن اپنے حصہ سے زیادہ پر اس لئے قبضہ کرلینا کہ زبیدہ عمر سے نکاح کرنے پر مجبور ہوجائے قطعاًناجائز ہے۔

ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ (سورۃ النساء: 19) بہر حال پہلا نکاح جوزبردستی بغیر اجازت ورضامندی

زبیدہ کے کیا گیا ہے باطل ہے۔ اب اگر زبیدہ راضی ہواوراجازت دے، تواس کے چچا متفق ہوکرولی ہونے کی حیثیت سے زبیدہ کا نکاح عمر سے کرسکتے ہیں، اوراس صورت میں عمر کو چاہیے کہ نکاح کے ہرسہ شرائط پورا کرے۔ المسلمون علی شروطھم، ارشاد ہے احق الشروط ان توفوابہ مااستحللتم بہ الفروج (بخاری)

واضح ہوکہ اگر بکر نے اپنی زندگی میں صحت وثبات عقل وقائمی ہوش وحواس میں جائیداد منقولہ مذکورہ فوالسوال اپنی بیوی ودختر زبیدہ کو ہبہ کردی تھی، اورخزانہ شاہی میں بطورامانت رکھ دی تھی، اوران دونوں کےلئے اس کی وصیت نہیں کی تھی، بلکہ صرف ہبہ اور تملیک مال کی صورت تھی، تواس ملک مہرشدہ کی مالک صرف اس کی بیوہ اورزبیدہ ہیں، اس میں وراثت نہیں جاری ہوگی۔ اوراگر وصیت کی شکل تھی جیساکہ ظاہر سوال سے یہی معلوم ہوتا

ہے تو یہ وصیت درست نہیں ارشاد ہے : لاوصیۃ لوارث جائیداد غیر منقولہ کی طرح اس ملک مہر شدہ میں بھی وراثت جاری ہوگی۔

کتبہ : عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الفرائض والھبۃ

صفحہ نمبر 448

محدث فتویٰ